بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِسلام

کی ضروری باتیں

جن کا جاننا ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے

• ترتیب •

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

(حصہ دوم)

• ترجمہ •

حافظ عبد التواب محمدی

(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

• نظر ثانی •

دکتور طارق صفی الرحمن مبارکپوری

(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں وسابق مدرس مسجد نبوی)

ناشر: جمعیت اہل حدیث کلیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید کی تین قسمیں ہیں

پہلی قسم: **توحید ربوبیت**: (اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس کے فعل میں اکیلا ماننا۔) اس کا اقرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے کفار نے بھی کیا تھا، اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے قتال کیا، (اور محض توحید ربوبیت کا اقرار کرکے) وہ اسلام میں داخل نہ ہو سکے، ان کا خون اور مال حلال مانا گیا۔

(توحید ربوبیت کی) دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (سورہ یونس: 31) ترجمہ: ''اِن سے پوچھو، کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون بے جان میں سے جاندار کو اور جان دار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟ کون اِس نظمِ عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ کہو، پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟'' اس کے علاوہ بھی توحید ربوبیت کی دلیل میں بہت ساری آیات ہیں۔

دوسری قسم: **توحید الوہیت**: قدیم دور سے لے کر آج تک اسی کے بارے میں نزاع چلا آرہا ہے اور وہ ہے بندوں کے افعال کے ذریعے اللہ کو اکیلا ماننا، جیسے دعا، نذر، (جانوروں کی) قربانی، رجا (امید)، خوف، توکل، رغبت، ڈر، انابت ان تمام انواع (عبادت) پر قرآن کی دلیلیں موجود ہیں۔

تیسری قسم: **توحید ذات اور اسماء وصفات**: اللہ فرماتا ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ

﴿لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (سورہ اخلاص:1-4) ترجمہ: ”کہو! وہ اللہ یکتا ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ (نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا) اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔“

اللہ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورہ اعراف:180) ترجمہ: ”اللہ کے اچھے نام ہیں، اس کو ان ہی ناموں سے پکارو اور اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں راستی سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کا بدلہ وہ پا کر رہیں گے۔“ نیز اللہ فرماتا ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (سورہ شوریٰ: 11) ترجمہ: ”کائنات کی کوئی چیز اُس کے مشابہ نہیں۔ وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

شرک، توحید کی ضد ہے

اس کی تین اقسام ہیں: شرک اکبر، شرک اصغر اور شرک خفی۔

شرک کی پہلی قسم: **شرک اکبر**: اس کے ہوتے ہوئے اللہ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کے کرنے والے کی بخشش ہوگی۔

اللہ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ (سورہ نساء:116) ترجمہ: ”اللہ اپنے ساتھ شریک ٹھہرانے کو معاف نہیں کرتا، اس کے سوا گناہوں کو جس کے لئے چاہے معاف کرسکتا ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔“

اللہ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (سورہ مائدہ:72)

ترجمہ: ”یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابنِ مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا ”اے بنی اسرائیل، اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔“ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔“

اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾ (سورہ فرقان:23) ترجمہ: ”اور جو کچھ بھی ان کا کیا دھرا ہے۔ اُسے لے کر ہم غبار کی طرح اُڑا دیں گے۔“

اللہ کا فرمان ہے: ﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (سورہ زُمر:65) ترجمہ: ”اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل بھی ضائع ہوجائے گا اور یقیناً تم خسارے میں رہو گے۔“

اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورہ انعام:88) ترجمہ: ”لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کے اعمال غارت ہوجاتے۔“

شرک اکبر کی چار قسمیں ہیں

پہلی قسم: **دعا میں شرک**: اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ﴾ (سورہ عنکبوت:65) ترجمہ: ”جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں، پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکا یک یہ شرک کرنے لگتے ہیں۔“

دوسری قسم: **نیت و ارادہ اور قصد کا شرک**: اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (سورہ ہود: 15-16) ترجمہ: ”جو لوگ بس اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔“

تیسری قسم: **اطاعت کا شرک**: اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (سورہ توبہ: 31) ترجمہ: ”انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا ربّ بنا لیا ہے۔ اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔“

اس آیت کی تفسیر جس میں کسی طرح کا کوئی اشکال نہیں ہے وہ یہ کہ: علماء و عابدین کی معصیت کے کاموں میں اطاعت کرنا ہے، ان کو پکارنا مراد نہیں ہے۔ جیسا کہ اس کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کی، جب انھوں نے سوال کرتے ہوئے کہا تھا: ہم ان (علماء و بزرگوں کی) عبادت نہیں کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ان کی عبادت، نافرمانی میں ان کی اطاعت کرنا۔“

چوتھی قسم: **محبت کا شرک**: اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ﴾ (سورہ بقرہ: 165) ترجمہ: ”کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا

دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدِّ مقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔"

شرک کی دوسری قسم، شرک اصغر ہے اور وہ ہے "ریا" اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾ (سورہ کہف: 110) ترجمہ: "پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔"

شرک کی تیسری قسم "شرک خفی" ہے: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان دلیل ہے: "اس امت میں شرک کالی رات میں، کالی پہاڑی پر، کالی چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔"

اس کے کفارے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھائی:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ شَيۡئًا وَاَنَا اَعۡلَمُ، وَاَسۡتَغۡفِرُكَ مِنَ الذَّنۡبِ الَّذِيۡ لَا اَعۡلَمُ" (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ کچھ بھی شرک کروں اور میں تجھ سے اس گناہ کی مغفرت کا طالب ہوں جسے میں جانتا ہی نہیں۔)

کفر کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم: ایسا کفر جس کی بنیاد پر بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے:

اس کی پانچ اقسام ہیں:

اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيۡسَ فِيۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡكٰفِرِيۡنَ﴾ (سورہ عنکبوت: 68) ترجمہ: "اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب کہ وہ اس کے سامنے آچکا ہو؟ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی نہیں ہے؟"

دوسری قسم: تصدیق کے باوجود انکار اور تکبر کا کفر: اس کی دلیل

اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (سورہ بقرہ:34) ترجمہ: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔''

تیسری قسم: **شک کا کفر یعنی بدگمانی کا کفر:**

اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا﴾ (سورہ کہف:35-38) ترجمہ: ''پھر وہ اپنی جنت (باغ) میں داخل ہوا اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے لگا: ''میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو جائے گی، اور مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی کبھی آئے گی۔ تاہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا۔'' اس کے ساتھی نے گفتگو کرتے ہوئے اس سے کہا: ''کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟ رہا میں! تو میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

چوتھی قسم: **روگردانی کا کفر:** اس پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ﴾ (سورہ احقاف:3) ترجمہ: ''مگر یہ کافر لوگ اُس حقیقت سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے ان کو خبردار کیا گیا ہے۔''

پانچویں قسم: نفاق کا کفر: اس پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾ (سورہ منافقون: 3) ترجمہ: ''یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لاکر پھر کُفر کیا اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی، اب یہ کچھ نہیں سمجھتے۔''

کفر کی دوسری قسم ''کفرِ اصغر'' ہے، جس کا مرتکب اسلام سے باہر نہیں ہوتا اور وہ ہے: کفرانِ نعمت۔

اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾ (سورہ نحل:112) ترجمہ: ''اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے۔ جو امن واطمینان کی زندگی بسر کررہی تھی اور ہر طرف سے اس کو بفراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کردی۔ تب اللہ نے اس کے باشندوں کو اُن کے کرتوتوں کا یہ مزا چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں۔''

نفاق کی اقسام

نفاق کی دو قسمیں ہیں: اعتقادی اور عملی۔

اعتقادی نفاق: اس کی چھ قسمیں ہیں، اس کا مرتکب جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں رہے گا۔

پہلی قسم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنا۔

دوسری قسم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی بعض باتوں کی تکذیب کرنا۔

تیسری قسم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھنا۔

چوتھی قسم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی بعض باتوں سے بغض رکھنا۔

پانچویں قسم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے کمزور ہونے سے خوشی محسوس کرنا۔

چھٹی قسم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے غلبہ پر کراہیت محسوس کرنا۔

عملی نفاق پانچ طرح کا ہے: اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ”منافق کو (پہچاننے کی) تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب (اس کے پاس) امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔“ (متفق علیہ) اور دوسری روایت میں ہے کہ: ”جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی بکتا ہے اور معاہدہ کرتا ہے تو اسے توڑ دیتا ہے۔“ (متفق علیہ)

طاغوت کا معنیٰ اور اس کی اہم اقسام

اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ اللہ نے ابن آدم پر سب سے پہلا فرض یہ رکھا ہے کہ وہ طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ (سورہ نحل:36) ترجمہ: ”ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا کہ ”لوگو! اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔“

طاغوت کے انکار کی صورت یہ ہے کہ آپ غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھیں اور اسے چھوڑ دیں۔ طاغوت کی عبادت کئے جانے سے نفرت کریں۔ اس کی عبادت کرنے والوں کو کافر مانیں اور ان سے دشمنی رکھیں۔

اور اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ عقیدہ رکھیں کہ صرف اللہ ہی معبود برحق ہے نہ کہ اس کے سوا کوئی دوسرا۔ اور عبادات کی ساری اقسام کو صرف اللہ کے لئے خالص کریں۔ اللہ کے سوا ہر باطل معبود

سے ان عبادتوں کی نفی کریں۔ اہل اخلاص (صرف اللہ کی عبادت کرنے والے بندوں) سے محبت و دوستی کریں اور مشرکین سے بغض و نفرت کریں۔

یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے جس سے انحراف کرنے والے کو بے وقوف قرار دیا ہے۔ یہی وہ اُسوہ ہے جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دی ہے: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ﴾ (سورہ ممتحنۃ:04) ترجمہ: ''تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور اُس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا ''ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے، ہو قطعی بیزار ہیں ،ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔''

طاغوت ایک عام لفظ ہے، پس وہ چیز جس کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کی جائے اور اس کے معبود ہونے پر یا اس کے قابل اتباع ہونے یا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر اس کی اطاعت کئے جانے پر رضامندی ظاہر کی جائے تو وہ طاغوت ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے طاغوت ہیں، ان میں سے پانچ اہم ہیں:

پہلا: **غیر اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دینے والا شیطان**: اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ (سورہ یٰس: 60) ترجمہ: ''آدم کے بچو، کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

دوسرا: وہ ظالم حاکم جو اللہ کے حکم کو تبدیل کرے: اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ (سورہ نساء: 60) ترجمہ: ”اے نبی! تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں، حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انہیں بھٹکا کر راہِ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔“

تیسرا: جو شخص اللہ کے نازل کردہ احکام کے خلاف فیصلہ کرے: اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (سورہ مائدہ: 44) ترجمہ: ”جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“

چوتھا: جو اللہ کے سوا کے لئے غیب کا دعویٰ کرے: اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا﴾ (سورہ جنّ: 26-27) ترجمہ: ”وہ عالم الغیب ہے، اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اُس رسول کے جسے اُس نے (غیب کا علم دینے کے لیے) پسند کر لیا ہو تو اس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے۔“

اور اللہ کا یہ فرمان بھی: ﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سورہ انعام: 59) ترجمہ: ”اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں

ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ خشک و تر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔"

پانچواں: جس کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو: اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورہ انبیاء:29) ترجمہ: "اور جو اُن میں سے کوئی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں بھی ایک معبود ہوں، تو اُسے ہم جہنم کی سزا دیں، ہمارے ہاں ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔"

اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ طاغوت کا انکار نہ کرے، اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (سورہ بقرہ:256) ترجمہ: "اب جو کوئی طاغوت کا اِنکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اُس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔"

(آیت میں) الرُشد: دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اور اَلْغَیّ: ابوجہل کا دین ہے۔ اور اَلْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی: "لا الٰہ الا اللہ" کی گواہی دینا ہے۔ یہ نفی اور اثبات پر مشتمل ہے۔ یعنی اللہ کے سوا سب کی عبادتوں کی نفی کرتا ہے اور عبادت کی ساری اقسام کو اللہ وحدہ لا شریک کے لئے ثابت کرتا ہے۔

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات